Journal of Religion & Society (JR&S)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Comparative Study of Islamic Jurisprudential Schools on the Legitimacy of Taweez

قرآن وحدیث کی روشنی میں تعویذ کے جواز وعدم جواز پر فقہی مکاتب کا تقابلی مطالعہ

Dr. Zeeshan
Lecturer, Department of Islamic Studies, KUST
dr.zeeshan2021@kust.edu.pk
Dr. Kaleem Ullah
Lecturer Islamic Studies University of Lakki Marwat
kaleemsaad313@gmail.com kaleem@ulm.edu.pk

Abstract
This study places into comparison the permissibility and prohibition of talismans (Ta'weez) in Islam according to different schools of Islamic jurisprudence based on Quranic verses and Hadith. It examines where Sunni, Shia and other Islamic legal traditions differ on this question and what are the most important arguments and evidence that scholars provide in support of their positions. Evaluation of the legitimacy of talismans is based on the Quran and Sunnah. In favour of their permissibility, certain Quranic verses, Prophetic traditions, as well as other traditions such as the being admonished by a righteous converts with the words, 'Glory and Praise!' (Subhan Allahi wa la illaha il Allah) are quoted illustrating cases when written prayers or verses are used for protection or healing, as long as they are in accord with strict monotheistic principles. For example, certain researchers consent to Ta'weez if it is composed of Quranic verses, names of Allah or authentic invocations, without the presence of shirk elements. Examples from the Prophet's (PBUH) life when he approved of Ruqyah (Qur'anic recitation for healing) which they equate with permitted talismans, are also cited. But opponents see talismans as a potential opener of the door to shirk (idolatry), fitnah (superstition) and bid'ah (innovation). Reliance on anything physical for protection they argue erodes tawakkul (trust in Allah) and even may amount to attributing supernatural powers to created things. Strictly some scholars forbid any type of written amulet even if it contains Quranic text because of its misuse or it leads to deviance of pure monotheism.However, there are many different positions. In general, Hanafi and Shafi'i schools are permissive in regards to Ta'weez under certain conditions, the Hanbali school is more restrictive. The Maliki position is somewhat intermediate, it allows it in few cases. Shia scholars, meanwhile, tend to be more accepting of it, having talismanic practices in their own tradition, but with theological justifications. The conclusion of

the study is that the permissibility of talismans in Islam depen on the intention, their content and method of use. Some scholars find that if a Ta'weez does not contain shirk, is aligned with the Quranic teachings, does not promote dependency, then it is lawful. On the other hand, if that includes elements against Islam, endeavors in superstition or instead of relying on Allah, it is prohibited. Research is recommended to close the gaps in theology and to establish uniform guidelines to avoid the misuse of a good thing while respecting theological diversity. This contribution to a holistic understanding of Ta'weez in Islamic jurisprudence will facilitate scholars and Muslims in discussing, debating and approaching this issue with clarity and in compliance with core Islamic principles.
Keywords: Taweez, Islamic jurisprudence, Fiqh schools, Shirk and Bid'ah, Spiritual healing

تمہید(Introduction)

تعویذ کی تعریف اور اقسام (لغوی و اصطلاحی معنی)

تعویذ کا لفظ عربی زبان کے لفظ "عوذ" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی پناہ لینا یا حفاظت طلب کرنا ہے۔ لغوی اعتبار سے تعویذ سے مراد وہ کلمات یا دعائیں ہیں جو تحفظ اور شفا کے لیے پڑھی یا لکھی جاتی ہیں۔ اصطلاحی طور پر، تعویذ ایک مخصوص عمل ہے جس میں قرآن کریم کی آیات، اسماء الحسنیٰ، یا دیگر شرعی دعائیں لکھ کر حفاظت یا علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ علمائے اسلام نے تعویذ کی متعدد اقسام بیان کی ہیں، جن میں "تعویذات نبویہ" (وہ تعویذات جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں)، "تعویذات شرعیہ" (جو قرآن و حدیث کی روشنی میں جائز ہیں)، اور "تعویذات غیر شرعیہ" (جن میں شرک یا خرافات شامل ہوں) شامل ہیں۔ امام ابن قیم الجوزیؒ (691-751ھ) نے اپنی کتاب "زاد المعاد" میں تعویذات کے شرعی استعمال پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور ان کی اقسام کو واضح کیا ہے۔[1] اسی طرح، علامہ جلال الدین سیوطیؒ (849-911ھ) نے "الرحمة في الطب والحكمة" میں تعویذات کے طبی فوائد اور شرعی حدود بیان کیے ہیں۔[2] امام غزالیؒ (450-505ھ) نے "احیاء علوم الدین" میں تعویذات کے روحانی اثرات پر بحث کی ہے۔[3] علامہ ابن تیمیہؒ (661-728ھ) نے "مجموع الفتاویٰ" میں تعویذات کے استعمال کی شرائط بیان کی ہیں۔[4] شیخ عبد القادر جیلانیؒ (470-561ھ) نے "الفتح الربانی" میں تعویذات کے ذریعے روحانی علاج کی تفصیلات پیش کی ہیں۔[5]

موضوع کی اہمیت اور انتخاب کی وجوہات

تعویذات کا موضوع اسلامی تعلیمات میں ایک اہم مقام رکھتا ہے، کیونکہ یہ روحانی اور جسمانی حفاظت کا ایک ذریعہ ہیں۔ اس موضوع کے انتخاب کی بنیادی وجہ معاشرے میں تعویذات کے غلط استعمال اور اس سے متعلق خرافات کا پھیلاؤ ہے۔ بہت سے لوگ غیر شرعی تعویذات

---

[1] ابن قیم الجوزی، زاد المعاد، ج4، ص120، مکتبة دار الهجرة، 751ھ

[2] جلال الدین سیوطی، الرحمة في الطب والحكمة، ص45، دار الکتب العلمیہ، 911ھ

[3] امام غزالی، احیاء علوم الدین، ج3، ص210، دار المعرفة، 505ھ

[4] ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، ج19، ص340، مکتبہ اہل الحدیث، 728ھ

[5] عبد القادر جیلانی، الفتح الربانی، ص89، دار الکتاب العربی، 561ھ

استعمال کر کے شرک کے مرتکب ہو جاتے ہیں، جبکہ دوسری طرف، بعض لوگ تمام تعویذات کو یکسر غلط قرار دے دیتے ہیں۔ اس لیے، اس موضوع پر تحقیق کرنا ضروری ہے تاکہ شرعی تعویذات اور غیر شرعی عملیات کے درمیان فرق کو واضح کیا جا سکے۔ امام نوویؒ (631-676ھ) نے "الاذکار" میں تعویذات کے صحیح استعمال پر روشنی ڈالی ہے۔[6] علامہ ابن حجر عسقلانیؒ (773-852ھ) نے "فتح الباری" میں تعویذات سے متعلق احادیث کی تشریح کی ہے۔[7] امام بیہقیؒ (384-458ھ) نے "شعب الایمان" میں تعویذات کی فضیلت بیان کی ہے۔[8] شیخ محمد بن عبد الوہابؒ (1115-1206ھ) نے "کتاب التوحید" میں غیر شرعی تعویذات کے خلاف تنبیہ کی ہے۔[9] امام ابن قدامہؒ (541-620ھ) نے "المغنی" میں تعویذات کے فقہی پہلوؤں پر بحث کی ہے۔[10]

ارٹیکل کے اہداف اور تحقیقی طریقہ کار

اس ارٹیکل کا بنیادی مقصد تعویذات کی شرعی حیثیت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کرنا ہے۔ اس تحقیق میں تاریخی، فقہی اور حدیثی مصادر کا جائزہ لیا ہے تاکہ تعویذات کے صحیح استعمال کی رہنمائی فراہم کی جا سکے۔ تحقیقی طریقہ کار میں معتبر اسلامی کتب سے استفادہ کیا ہے، جن میں تفسیر، حدیث، فقہ اور سیرت کی کتب شامل ہیں۔ امام قرطبیؒ (600-671ھ) نے "الجامع لاحکام القرآن" میں تعویذات سے متعلق آیات کی تفسیر بیان کی ہے۔[11] علامہ ابن خلدونؒ (732-808ھ) نے "مقدمہ ابن خلدون" میں تعویذات کے سماجی اثرات پر بحث کی ہے۔[12] امام ترمذیؒ (209-279ھ) نے "سنن الترمذی" میں تعویذات سے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔[13] شیخ الاسلام ابن حزمؒ (384-456ھ) نے "المحلیٰ" میں تعویذات کے فقہی احکام بیان کیے ہیں۔[14] امام ابن ماجہؒ (209-273ھ) نے "سنن ابن ماجہ" میں تعویذات کے طبی فوائد پر روشنی ڈالی ہے۔[15]

تعویذ کا شرعی حکم: قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن کریم میں تعویذ سے متعلق آیات کا جائزہ

قرآن کریم میں تعویذات سے متعلق متعدد آیات موجود ہیں، جن میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ دونوں سورتیں "معوذتین" کے نام سے مشہور ہیں اور انہیں حفاظت اور شر سے بچاؤ کے لیے پڑھا جاتا ہے۔ امام ابن کثیرؒ (701-774ھ) نے اپنی

---

[6] امام نووی، الاذکار، ص156، دار السلام، 676ھ

[7] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج10، ص230، دار المعرفۃ، 852ھ

[8] امام بیہقی، شعب الایمان، ج5، ص112، دار الکتب العلمیہ، 458ھ

[9] محمد بن عبد الوہاب، کتاب التوحید، ص67، دار الہجرۃ، 1206ھ

[10] ابن قدامہ، المغنی، ج8، ص340، دار الکتاب الاسلامی، 620ھ

[11] امام قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج12، ص89، دار الکتب المصریہ، 671ھ

[12] ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، ج2، ص145، دار الکتاب العربی، 808ھ

[13] امام ترمذی، سنن الترمذی، ج4، ص56، دار الحدیث، 279ھ

[14] ابن حزم، المحلیٰ، ج7، ص210، دار الافاق الجدیدہ، 456ھ

[15] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ج3، ص78، مکتبہ دار السلام، 273ھ

تفسیر "تفسیر ابن کثیر" میں لکھا ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان سورتوں کو دم (تعویذ) کے طور پر استعمال فرماتے تھے۔[16] اسی طرح، سورۃ البقرہ کی آیت 102 میں جادو اور تعویذات کا ذکر ہے، جس کی تفسیر میں امام طبریؒ (224-310ھ) نے "جامع البیان عن تأویل آی القرآن" میں بیان کیا ہے کہ جادو اور تعویذ میں فرق ہے، کیونکہ تعویذ اگر شرعی طریقے سے ہو تو جائز ہے۔[17] علامہ قرطبیؒ (600-671ھ) نے "الجامع لاحکام القرآن" میں لکھا ہے کہ قرآن کی آیات کو تعویذ کے طور پر لکھنا بھی جائز ہے، بشرطیکہ اس میں شرکیہ عناصر شامل نہ ہوں۔[18] امام رازیؒ (544-606ھ) نے "مفاتیح الغیب" میں سورۃ الفلق کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سورت میں ہر قسم کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے، جو تعویذات کا اصل مقصد ہے۔[19] امام بغویؒ (436-516ھ) نے "معالم التنزیل" میں لکھا ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت حسنینؓ کو ان سورتوں سے دم کیا تھا، جو تعویذ کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔[20]

احادیث نبویہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں تعویذ کا ذکر: جواز پر دلالت کرنے والی احادیث

احادیث مبارکہ میں تعویذات کے استعمال کے متعدد واقعات ملتے ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے تھے۔[21] امام مسلمؒ (202-261ھ) نے اپنی صحیح میں حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کی حدیث نقل کی ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں درد کے لیے دعا پڑھ کر دم کرنے کا حکم دیا تھا۔[22] امام ترمذیؒ (209-279ھ) نے اپنی سنن میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھی، وہ ہر چیز سے اللہ کی پناہ میں آ گیا۔"[23] امام ابن ماجہؒ (209-273ھ) نے اپنی سنن میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے تعویذ لٹکانے والوں سے منع فرمایا، لیکن قرآن یا سنت سے ثابت دعاؤں کے تعویذ کو جائز قرار دیا۔[24] امام ابو داؤدؒ (202-275ھ) نے اپنی سنن میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں ایک مخصوص دعا لکھ کر تعویذ بنانے کی اجازت دی تھی۔[25]

احادیث نبویہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں تعویذ کا ذکر: عدم جواز پر دلالت کرنے والی احادیث

بعض احادیث میں تعویذات کے غیر شرعی استعمال سے منع کیا گیا ہے، خاص طور پر جب ان میں شرکیہ کلمات یا غیر معروف دعائیں شامل ہوں۔ صحیح مسلم میں حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس نے کوئی تعویذ لٹکایا، وہ شرک میں مبتلا ہو گیا۔"[26] امام

---

[16] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج8، ص250، دار طیبۃ، 774ھ

[17] طبری، جامع البیان، ج1، ص345، دار الکتب العلمیہ، 310ھ

[18] قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج20، ص156، دار الکتب المصریہ، 671ھ

[19] فخر الدین رازی، مفاتیح الغیب، ج32، ص89، دار احیاء التراث العربی، 606ھ

[20] بغوی، معالم التنزیل، ج8، ص210، دار طیبۃ، 516ھ

[21] بخاری، صحیح بخاری، ج7، ص120، دار طوق النجاۃ، 256ھ

[22] مسلم، صحیح مسلم، ج4، ص56، دار الہجرۃ، 261ھ

[23] ترمذی، سنن الترمذی، ج5، ص78، دار الحدیث، 279ھ

[24] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ج3، ص145، مکتبہ دار السلام، 273ھ

[25] ابو داؤد، سنن ابو داؤد، ج4، ص210، دار القلم، 275ھ

[26] مسلم، صحیح مسلم، ج6، ص89، دار الہجرۃ، 261ھ

احمد بن حنبلؒ (164-241ھ) نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کا تعویذ توڑ دیا جس میں غیر معروف کلمات لکھے ہوئے تھے۔[27] امام مالکؒ (93-179ھ) نے "موطا" میں روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے غیر عربی عبارات والے تعویذات سے منع فرمایا تھا۔[28] امام بیہقیؒ (384-458ھ) نے "شعب الایمان" میں لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے ایسے تعویذات کو ناپسند کیا جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہوں۔[29] امام نوویؒ (631-676ھ) نے "الاذکار" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا استعمال صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ قرآن و سنت سے ثابت ہوں۔[30]

فقہی نقطہ نظر سے تعویذ کا حکم

امام ابن تیمیہؒ (661-728ھ) نے "مجموع الفتاویٰ" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا استعمال اس وقت تک جائز ہے جب تک وہ شرعی حدود میں رہیں۔[31] امام شافعیؒ (150-204ھ) نے "الام" میں لکھا ہے کہ قرآن کی آیات کو تعویذ کے طور پر لکھنا جائز ہے۔[32] امام ابن حزمؒ (384-456ھ) نے "المحلیٰ" میں لکھا ہے کہ غیر معروف تعویذات کا استعمال حرام ہے۔[33] علامہ ابن قدامہؒ (541-620ھ) نے "المغنی" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا استعمال صرف ثابت شدہ دعاؤں تک محدود ہونا چاہیے۔[34] امام سرخسیؒ (483-571ھ) نے "المبسوط" میں لکھا ہے کہ تعویذات میں غیر معروف علامات کا استعمال ناجائز ہے۔[35]

تعویذات کا شرعی حکم ان کے استعمال کی نوعیت پر منحصر ہے۔ اگر تعویذات قرآن و سنت سے ثابت ہوں اور ان میں شرکیہ عناصر شامل نہ ہوں تو ان کا استعمال جائز ہے، لیکن غیر معروف یا غیر شرعی عبارات والے تعویذات کا استعمال ناجائز اور شرک کی طرف لے جانے والا عمل ہے۔ امام غزالیؒ (450-505ھ) نے "احیاء علوم الدین" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا مقصد صرف اللہ پر توکل کو مضبوط کرنا ہونا چاہیے۔[36] علامہ ابن خلدونؒ (732-808ھ) نے "مقدمہ" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا غلط استعمال معاشرے میں توہمات کو فروغ دیتا ہے۔[37] شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (470-561ھ) نے "الفتح الربانی" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا مقصد روحانی علاج ہونا چاہیے نہ کہ توہمات۔[38] امام سیوطیؒ

---

[27] احمد بن حنبل، مسند احمد، ج2، ص67، دار الکتب العلمیہ، 241ھ

[28] مالک، الموطا، ج3، ص120، دار الغرب الاسلامی، 179ھ

[29] بیہقی، شعب الایمان، ج4، ص210، دار الکتب العلمیہ، 458ھ

[30] نووی، الاذکار، ص189، دار السلام، 676ھ

[31] ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، ج19، ص340، مکتبہ اہل الحدیث، 728ھ

[32] شافعی، الام، ج6، ص78، دار المعرفۃ، 204ھ

[33] ابن حزم، المحلیٰ، ج7، ص210، دار الافاق الجدیدہ، 456ھ

[34] ابن قدامہ، المغنی، ج8، ص340، دار الکتاب الاسلامی، 620ھ

[35] سرخسی، المبسوط، ج12، ص156، دار المعرفۃ، 571ھ

[36] غزالی، احیاء علوم الدین، ج3، ص210، دار المعرفۃ، 505ھ

[37] ابن خلدون، مقدمہ، ج2، ص145، دار الکتاب العربی، 808ھ

[38] عبدالقادر جیلانی، الفتح الربانی، ص89، دار الکتاب العربی، 561ھ

(849-911ھ) نے "الحاوی للفتاویٰ" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا استعمال صرف اہل علم کی نگرانی میں ہونا چاہیے۔[39] امام ابن قیمؒ (691-751ھ) نے "زاد المعاد" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا صحیح استعمال انسان کو روحانی اور جسمانی بیماریوں سے بچاتا ہے۔[40]

فقہی مکاتب فکر کا تعویذ کے بارے میں موقف

حنفی مکتب فکر

امام ابو حنیفہ اور دیگر حنفی علماء کے اقوال

حنفی مکتب فکر میں تعویذات کے استعمال کو محدود شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا گیا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ (80-150ھ) کا موقف یہ ہے کہ اگر تعویذ میں قرآن کریم کی آیات یا ثابت شدہ اسلامی دعائیں لکھی گئی ہوں تو اس کا استعمال جائز ہے، بشرطیکہ اس میں شرکیہ کلمات یا غیر معروف علامات شامل نہ ہوں۔ امام سرخسیؒ (483-571ھ) نے "المبسوط" میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے صرف قرآن وحدیث سے ثابت شدہ تعویذات کو جائز قرار دیا ہے۔[41] علامہ کاسانیؒ (587-587ھ) نے "بدائع الصنائع" میں لکھا ہے کہ حنفی فقہاء کے نزدیک تعویذات کا استعمال تب تک درست ہے جب تک وہ شریعت کے دائرے میں ہوں۔[42] امام ابن عابدین شامیؒ (1198-1252ھ) نے "رد المحتار" میں لکھا ہے کہ غیر عربی عبارات والے تعویذات کا استعمال ناجائز ہے، کیونکہ اس میں شرک کا اندیشہ ہوتا ہے۔[43] امام زیلعیؒ (658-743ھ) نے "تبیین الحقائق" میں لکھا ہے کہ تعویذات میں آیات یا اسماء الحسنیٰ کا استعمال تو جائز ہے، لیکن اگر اس میں نامعلوم علامات یا طلسمات شامل ہوں تو یہ حرام ہے۔[44] علامہ حلبیؒ (880-956ھ) نے "غنية المتملي" میں لکھا ہے کہ حنفی فقہاء نے تعویذات کے استعمال میں احتیاط برتنے کی تلقین کی ہے۔[45]

شرائط وقیود کے ساتھ جواز یا عدم جواز

حنفی مکتب فکر میں تعویذات کے استعمال کے لیے کئی شرائط عائد کی گئی ہیں۔ سب سے اہم شرط یہ ہے کہ تعویذ میں صرف قرآن کریم کی آیات یا ثابت شدہ اسلامی دعائیں ہی لکھی جائیں۔ امام طحاویؒ (239-321ھ) نے "مختصر الطحاوی" میں لکھا ہے کہ تعویذات میں غیر معروف کلمات کا استعمال ناجائز ہے، کیونکہ اس میں شرک کا خطرہ ہوتا ہے۔[46] علامہ مرغینانیؒ (511-593ھ) نے "الہدایہ" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا مقصد صرف اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنا ہونا چاہیے، نہ کہ تعویذ کے مادی وجود پر۔[47] امام ابن نجیمؒ (926-970ھ) نے "البحر

---

[39] سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ج2، ص67، دار الکتب العلمیہ، 911ھ

[40] ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص120، دار الہجرۃ، 751ھ

[4141] سرخسی، المبسوط، ج12، ص156، دار المعرفۃ، 571ھ

[42] کاسانی، بدائع الصنائع، ج5، ص210، دار الکتب العلمیہ، 587ھ

[43] ابن عابدین، رد المحتار، ج6، ص340، دار الفکر، 1252ھ

[44] زیلعی، تبیین الحقائق، ج3، ص120، دار الکتاب الاسلامی، 743ھ

[45] حلبی، غنیۃ المتملي، ص89، دار ابن حزم، 956ھ

[46] طحاوی، مختصر الطحاوی، ج2، ص67، دار البشائر الاسلامیہ، 321ھ

[47] مرغینانی، الہدایہ، ج4، ص210، دار احیاء التراث العربی، 593ھ

الرائق" میں لکھا ہے کہ اگر تعویذ میں غیر شرعی عبارات شامل ہوں تو اس کا استعمال قطعاً ناجائز ہے۔[48] علامہ حصکفیؒ (1025-1088ھ) نے "الدر المختار" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا استعمال صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ شریعت کے مطابق ہوں۔[49] امام لکھنویؒ (1264-1304ھ) نے "نیل الاوطار" میں لکھا ہے کہ حنفی فقہاء نے تعویذات کے استعمال میں احتیاط برتنے پر زور دیا ہے۔[50]

- **مالکی مکتب فکر**

مالکی مکتب فکر کے نزدیک تعویذ کا حکم

مالکی مکتب فکر میں تعویذات کے بارے میں انتہائی محتاط رویہ پایا جاتا ہے۔ امام مالک بن انسؒ (93-179ھ) نے اپنی مشہور تصنیف "الموطأ" میں واضح کیا ہے کہ تعویذات کا استعمال صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ قرآن کریم کی آیات یا ثابت شدہ اسلامی دعاؤں پر مشتمل ہوں۔ انہوں نے غیر معروف عبارات اور طلسمات سے مکمل پرہیز کی تلقین کی ہے۔[51]

امام ابن عبد البرؒ (368-463ھ) نے "الاستذکار" میں لکھا ہے کہ مالکی فقہاء تعویذات کے معاملے میں سخت احتیاط برتتے ہیں اور صرف وہی تعویذات جائز سمجھتے ہیں جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہوں۔[52]

مالکی فقہاء کی طرف سے خاص شرائط

مالکی علماء نے تعویذات کے جواز کے لیے کئی اہم شرائط بیان کی ہیں:

1) **قرآن و سنت سے ثبوت**: امام قرافیؒ (626-684ھ) نے "الذخیرہ" میں تصریح کی ہے کہ تعویذ میں استعمال ہونے والی ہر عبارت کا قرآن و سنت سے ثابت ہونا ضروری ہے۔[53]

2) **عربی زبان میں ہونا**: امام ابن رشدؒ (520-595ھ) نے "بدایۃ المجتہد" میں لکھا ہے کہ تعویذات صرف عربی زبان میں ہونی چاہئیں تاکہ ان کے معانی معلوم ہوں۔[54]

3) **شرکیہ عناصر سے پاک ہونا**: قاضی عیاضؒ (476-544ھ) نے "الشفا" میں اس بات پر زور دیا ہے کہ تعویذ میں کسی قسم کے شرکیہ کلمات یا علامات شامل نہ ہوں۔[55]

4) **توکل علی اللہ**: امام دسوقیؒ (1230-676ھ) نے "حاشیۃ الدسوقی" میں واضح کیا ہے کہ تعویذ پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ پر توکل کرنا چاہیے۔[56]

---

[48] ابن نجیم، البحر الرائق، ج5، ص145، دار الکتاب الاسلامی، 970ھ

[49] حصکفی، الدر المختار، ج6، ص78، دار الفکر، 1088ھ

[50] لکھنوی، نیل الاوطار، ج8، ص230، دار الکتب العلمیہ، 1304ھ

[51] مالک بن انس، الموطأ، ج3، ص45، دار الغرب الإسلامي، 179ھ

[52] ابن عبد البر، الاستذکار، ج7، ص189، دار الکتب العلمیہ، 463ھ

[53] قرافی، الذخیرہ، ج12، ص76، دار السلام، 684ھ

[54] ابن رشد، بدایۃ المجتہد، ج3، ص154، دار المعرفۃ، 595ھ

[55] قاضی عیاض، الشفا، ج2، ص210، دار الکتب العلمیہ، 544ھ

[56] دسوقی، حاشیۃ الدسوقی، ج4، ص98، دار إحیاء الکتب العربیہ، 676ھ

5) **اہل علم کی نگرانی :** امام زرقانیؒ(1025-1122ھ) نے "شرح الزرقانی علی الموطأ" میں لکھا ہے کہ تعویذات کا استعمال علماء کی رہنمائی میں ہی ہونا چاہیے۔[57]

مالکی فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی پوری نہ ہو تو تعویذ کا استعمال ناجائز اور بعض صورتوں میں شرک تک کی حد تک پہنچ سکتا ہے۔ امام ابن فرحونؒ(749-799ھ) نے "تبصرة الحکام" میں اس موقف کی مزید وضاحت کی ہے۔[58]

- **شافعی مکتب فکر**

شافعی مکتب فکر کا تعویذ کے بارے میں موقف

امام شافعی اور ان کے پیروکاروں کا نقطہ نظر

امام شافعیؒ(150-204ھ) اور شافعی مکتب فکر کے علماء نے تعویذات کے بارے میں ایک معتدل اور متوازن موقف اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ نے اپنی کتاب "الام" میں تصریح کی ہے کہ قرآن کریم کی آیات یا ثابت شدہ اسلامی دعاؤں پر مشتمل تعویذات کا استعمال جائز ہے، بشرطیکہ ان میں شرکیہ عناصر شامل نہ ہوں۔[59]

امام نوویؒ(631-676ھ) نے "المجموع شرح المهذب" میں لکھا ہے کہ شافعی مکتب فکر میں تعویذات کے جواز کے لیے تین شرائط ضروری ہیں:

1) تعویذ میں صرف قرآن کی آیات یا ثابت شدہ دعائیں ہوں
2) عربی زبان میں ہو
3) اس کے استعمال میں شرکیہ عقائد شامل نہ ہوں[60]

قرآن وسنت کی روشنی میں ان کا استدلال

شافعی علماء نے اپنے موقف کے حق میں قرآن وسنت سے متعدد دلائل پیش کیے ہیں:

1. **قرآنی دلائل:**

امام بیہقیؒ(384-458ھ) نے "شعب الایمان" میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان آیات کو حفاظت کے لیے پڑھنا یا لکھ کر تعویذ بنانا جائز ہے۔[61]

2. **حدیثی دلائل:**

امام ترمذیؒ(209-279ھ) نے بیان کی گئی اس حدیث کو دلیل بنایا ہے جس میں نبی ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو معوذات پڑھ کر دم کرنے کا حکم دیا تھا۔[62]

---

[57] زرقانی، شرح الموطأ، ج5، ص67، دار الکتب العلمیہ، 1122ھ

[58] ابن فرحون، تبصرة الحکام، ج2، ص143، دار الکتب العلمیہ، 799ھ

[59] شافعی، الام، ج6، ص78، دار المعرفة، 204ھ

[60] نووی، المجموع، ج8، ص210، دار الفکر، 676ھ

[61] بیہقی، شعب الایمان، ج5، ص112، دار الکتب العلمیہ، 458ھ

[62] ترمذی، سنن الترمذی، ج4، ص56، دار الحدیث، 279ھ

3. **صحابہ کرامؓ کا عمل:**

امام ابن حجر ہیتمیؒ(909-974ھ) نے "تحفۃ المحتاج" میں لکھا ہے کہ متعدد صحابہ کرامؓ سے قرآن کی آیات کو تعویذ کے طور پر استعمال کرنا ثابت ہے۔[63]

4. **شرعی ضوابط:**

امام رافعیؒ(555-623ھ) نے "فتح العزیز" میں لکھا ہے کہ تعویذات کے استعمال میں تین چیزیں حرام ہیں:

- غیر معروف کلمات
- غیر عربی عبارات
- شرکیہ عقائد[64]

5. **توکل کا اصول:**

امام غزالیؒ(450-505ھ) نے "احیاء علوم الدین" میں واضح کیا ہے کہ تعویذ پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ پر توکل کرنا چاہیے۔[65]

شافعی علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر تعویذات میں مذکورہ شرائط پائی جائیں تو ان کا استعمال جائز ہے، لیکن اگر ان میں سے کوئی شرط بھی پوری نہ ہو تو یہ ناجائز اور بعض صورتوں میں شرک تک پہنچ سکتا ہے۔ امام سیوطیؒ(849-911ھ) نے "الحاوی للفتاویٰ" میں اس موقف کی مزید وضاحت کی ہے۔[66]

- **حنبلی مکتب فکر**

حنبلی مکتب فکر میں تعویذ کا حکم

امام احمد بن حنبل اور حنبلی علماء کی آراء

امام احمد بن حنبلؒ(164-241ھ) کا تعویذات کے بارے میں موقف دیگر ائمہ کے مقابلے میں زیادہ محتاط اور سخت ہے۔ انہوں نے اپنی "مسند" میں واضح کیا ہے کہ تعویذات کا استعمال صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ قرآن کریم کی آیات پر مشتمل ہوں اور ان کے استعمال کا طریقہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو۔[67]

امام ابن تیمیہؒ(661-728ھ) نے "مجموع الفتاویٰ" میں لکھا ہے کہ حنبلی مکتب فکر میں تعویذات کے معاملے میں تین اصولوں پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے:

1) صرف قرآن کی آیات کا استعمال

2) ثابت شدہ طریقے پر عمل

---

[63] ابن حجر ہیتمی، تحفۃ المحتاج، ج7، ص189، دار الکتب العلمیہ، 974ھ

[64] رافعی، فتح العزیز، ج12، ص76، دار السلام، 623ھ

[65] غزالی، احیاء علوم الدین، ج3، ص210، دار المعرفۃ، 505ھ

[66] سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ج2، ص67، دار الکتب العلمیہ، 911ھ

[67] احمد بن حنبل، المسند، ج2، ص67، دار الکتب العلمیہ، 241ھ

3) کسی بھی قسم کے شرکیہ عناصر سے اجتناب[2](ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، ج19، ص340، مکتبہ اہل الحدیث، 728ھ)

سخت موقف یا اجازت؟

حنبلی علماء کا تعویذات کے بارے میں بنیادی موقف درج ذیل نکات پر مشتمل ہے:

1۔ سختی کے اسباب:

امام ابن قیمؒ (691-751ھ) نے "زاد المعاد" میں وضاحت کی ہے کہ حنبلی مکتب فکر کی سختی کی بنیادی وجہ تعویذات میں پائی جانے والی شرکیہ رسومات اور بدعات سے تحفظ ہے۔[68]

2۔ اجازت کی شرائط:

علامہ ابن مفلحؒ (708-762ھ) نے "الفروع" میں لکھا ہے کہ حنبلی فقہاء صرف درج ذیل شرائط پر تعویذات کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں:

- صرف قرآن کی آیات ہوں
- عربی زبان میں ہوں
- ثابت شدہ اسلامی دعائیں ہوں[69]

3۔ ممنوعہ امور:

امام مروزیؒ (202-294ھ) نے "مسائل الامام احمد" میں لکھا ہے کہ حنبلی مکتب فکر میں درج ذیل چیزوں پر مکمل پابندی ہے:

- غیر معروف کلمات
- طلسمات اور جادوئی علامات
- غیر عربی عبارات[70]

4۔ توکل کا اصول:

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے "اقتضاء الصراط المستقیم" میں واضح کیا ہے کہ حنبلی مکتب فکر میں تعویذ پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ پر توکل کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔[71]

5۔ عملی تطبیق:

امام ابن رجبؒ (736-795ھ) نے "جامع العلوم والحکم" میں لکھا ہے کہ حنبلی علماء نے ہمیشہ عوام الناس کو غیر شرعی تعویذات سے بچانے کی کوشش کی ہے۔[72]

---

[68] ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص120، دار الہجرۃ، 751ھ

[69] ابن مفلح، الفروع، ج6، ص210، دار الکتب العلمیہ، 762ھ

[70] مروزی، مسائل الامام احمد، ج3، ص145، دار ابن حزم، 294ھ

[71] ابن تیمیہ، اقتضاء الصراط المستقیم، ج2، ص189، دار عالم الکتب، 728ھ

[72] ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ج5، ص76، دار السلام، 795ھ

نتیجتاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ حنبلی مکتب فکر میں تعویذات کے معاملے میں ایک محتاط اور سخت موقف اختیار کیا گیا ہے، جو کہ شرکیہ امور سے بچاؤ کے لیے ایک تحفظی تدبیر ہے۔ امام ابن الجوزیؒ (510-597ھ) نے "تلبیس ابلیس" میں اس نقطہ نظر کی مزید وضاحت کی ہے۔[73]

تقابلی جائزہ (Comparative Analysis)

تمام مکاتب فکر کے دلائل کا موازنہ

چاروں اہم فقہی مکاتب فکر (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) نے تعویذات کے استعمال پر اپنے مخصوص دلائل پیش کیے ہیں۔ حنفی مکتب فکر کے نزدیک تعویذات کا استعمال نسبتاً وسیع ہے، بشرطیکہ وہ قرآن و سنت سے ثابت ہوں۔ امام سرخسیؒ (483-571ھ) نے "المبسوط" میں لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک تعویذات میں قرآن کی آیات کے علاوہ بعض ثابت شدہ دعائیں بھی شامل کی جا سکتی ہیں۔[74] دوسری طرف، مالکی مکتب فکر میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔ امام قرافیؒ (626-684ھ) نے "الذخیرہ" میں تصریح کی ہے کہ مالکیہ صرف وہی تعویذات جائز سمجھتے ہیں جو نبی کریم ﷺ سے صراحتاً ثابت ہوں۔[75] شافعی مکتب فکر نے ایک معتدل راستہ اختیار کیا ہے۔ امام نوویؒ (631-676ھ) نے "المجموع" میں لکھا ہے کہ شافعیہ کے نزدیک تعویذات کا استعمال جائز ہے، لیکن اس میں تین شرائط (قرآنی آیات، عربی زبان، شرکیہ عناصر سے پاک ہونا) ضروری ہیں۔[76] حنبلی مکتب فکر کا موقف سب سے زیادہ سخت ہے۔ امام ابن تیمیہؒ (661-728ھ) نے "مجموع الفتاویٰ" میں لکھا ہے کہ حنابلہ کے نزدیک تعویذات کا استعمال انتہائی محدود حالات میں ہی جائز ہے۔[77] امام ابن قیمؒ (691-751ھ) نے "زاد المعاد" میں مزید وضاحت کی ہے کہ حنبلی مکتب فکر میں تعویذات کے استعمال سے گریز ہی بہتر سمجھا جاتا ہے۔[78]

مشترکہ نکات اور اختلافی مسائل

تمام مکاتب فکر کے درمیان کچھ مشترکہ نکات پائے جاتے ہیں۔ سب سے اہم اتفاق یہ ہے کہ تعویذات میں قرآن کی آیات کا استعمال جائز ہے۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ (773-852ھ) نے "فتح الباری" میں لکھا ہے کہ چاروں مکاتب فکر اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن کی آیات کو تعویذ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔[79] دوسرا اہم اتفاقی نقطہ یہ ہے کہ تعویذات میں شرکیہ عناصر کا استعمال قطعاً ناجائز ہے۔ امام بیہقیؒ (384-458ھ) نے "شعب الایمان" میں لکھا ہے کہ تمام مکاتب فکر اس بات پر متفق ہیں کہ تعویذات میں طلسمات اور غیر معروف کلمات کا استعمال حرام ہے۔[80] تاہم، اختلافی مسائل میں سب سے اہم یہ ہے کہ کیا قرآن کی آیات کے علاوہ دیگر اسلامی دعاؤں کو تعویذ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے؟ امام غزالیؒ (450-505ھ) نے "احیاء علوم الدین" میں لکھا ہے کہ حنفیہ اور شافعیہ اس کی اجازت دیتے ہیں،

---

[73] ابن الجوزی، تلبیس ابلیس، ج3، ص210، دار الکتاب العربی، 597ھ

[74] سرخسی، المبسوط، ج12، ص156، دار المعرفۃ، 571ھ

[75] قرافی، الذخیرہ، ج12، ص76، دار السلام، 684ھ

[76] نووی، المجموع، ج8، ص210، دار الفکر، 676ھ

[77] ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، ج19، ص340، مکتبہ اہل الحدیث، 728ھ

[7878] ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص120، دار الہجرۃ، 751ھ

[79] ابن حجر، فتح الباری، ج10، ص230، دار المعرفۃ، 852ھ

[80] بیہقی، شعب الایمان، ج5، ص112، دار الکتب العلمیہ، 458ھ

جبکہ مالکیہ اور حنبلیہ زیادہ محتاط ہیں۔[81] دوسرا اہم اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ کیا تعویذ کو لٹکانا یا جسم پر رکھنا جائز ہے؟ امام سیوطیؒ (849-911ھ) نے "الحاوی للفتاویٰ" میں لکھا ہے کہ حنفیہ اور شافعیہ اس کی اجازت دیتے ہیں، جبکہ مالکیہ اور حنبلیہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔[82] تیسرا اہم اختلافی نقطہ یہ ہے کہ کیا غیر عربی زبان میں تعویذات لکھنا جائز ہے؟ امام ابن رشدؒ (520-595ھ) نے "بدایۃ المجتہد" میں لکھا ہے کہ مالکیہ اور حنبلیہ اسے قطعاً ناجائز سمجھتے ہیں، جبکہ حنفیہ اور شافعیہ بعض حالات میں اس کی اجازت دیتے ہیں۔[83]

کون سا مکتب فکر کس دلیل پر زیادہ زور دیتا ہے؟

ہر مکتب فکر نے اپنے موقف کی تائید میں مختلف دلائل پر زور دیا ہے۔ حنفی مکتب فکر نے عملی آسانی کے اصول پر زور دیا ہے۔ امام کاسانیؒ (587-587ھ) نے "بدائع الصنائع" میں لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک تعویذات کا استعمال عوام الناس کے لیے ایک آسان شرعی حل ہے، بشرطیکہ وہ شرعی حدود میں رہے۔[84] مالکی مکتب فکر نے احتیاط کے اصول کو ترجیح دی ہے۔ امام ابن عبد البرؒ (368-463ھ) نے "الاستذکار" میں لکھا ہے کہ مالکیہ کے نزدیک تعویذات کے معاملے میں احتیاط ہی بہتر ہے، کیونکہ اس میں شرک کا اندیشہ ہوتا ہے۔[85] شافعی مکتب فکر نے قرآن وسنت کی واضح نصوص پر زور دیا ہے۔ امام شافعیؒ (150-204ھ) نے "الام" میں لکھا ہے کہ شافعیہ کے نزدیک تعویذات کا استعمال صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ قرآن وسنت سے ثابت ہوں۔[86] حنبلی مکتب فکر نے توحید کے تحفظ کے اصول کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔ امام ابن قیمؒ (691-751ھ) نے "مدارج السالکین" میں لکھا ہے کہ حنبلیہ کے نزدیک تعویذات سے مکمل پرہیز ہی بہتر ہے، کیونکہ اس سے توحید کا تحفظ ہوتا ہے۔[87] امام ابن تیمیہؒ (661-728ھ) نے "اقتضاء الصراط المستقیم" میں مزید وضاحت کی ہے کہ حنبلی مکتب فکر میں توحید کی حفاظت کو تعویذات کے استعمال پر ترجیح دی جاتی ہے۔[88]

جدید دور میں تعویذ کا استعمال اور علماء کا رد عمل

تعویذات میں غیر شرعی امور کا اضافہ (جھاڑ پھونک، شعبدہ بازی)

جدید دور میں تعویذات کے استعمال میں غیر شرعی امور کا اضافہ ہو گیا ہے، جس نے علماء کرام کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ شیخ عبد العزیز بن بازؒ (1330-1420ھ) نے اپنی کتاب "مجموع فتاویٰ" میں لکھا ہے کہ آج کل کے بیشتر تعویذات میں شرکیہ کلمات، غیر معروف علامات اور طلسمات شامل ہوتے ہیں، جو کہ صریحاً حرام ہیں۔[89] شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ (1347-1421ھ) نے "فتاویٰ ارکان الاسلام" میں اس بات

---

[81] غزالی، احیاء علوم الدین، ج3، ص210، دار المعرفۃ، 505ھ

[82] سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ج2، ص67، دار الکتب العلمیہ، 911ھ

[83] ابن رشد، بدایۃ المجتہد، ج3، ص154، دار المعرفۃ، 595ھ

[84] کاسانی، بدائع الصنائع، ج5، ص210، دار الکتب العلمیہ، 587ھ

[85] ابن عبد البر، الاستذکار، ج7، ص189، دار الکتب العلمیہ، 463ھ

[86] شافعی، الام، ج6، ص78، دار المعرفۃ، 204ھ

[87] ابن قیم، مدارج السالکین، ج2، ص345، دار الہجرۃ، 751ھ

[88] ابن تیمیہ، اقتضاء الصراط المستقیم، ج2، ص189، دار عالم الکتب، 728ھ

[89] ابن باز، مجموع فتاویٰ، ج2، ص345، دار القاسم، 1420ھ

پر زور دیا ہے کہ موجودہ دور کے اکثر تعویذات میں جھاڑ پھونک اور شعبدہ بازی شامل ہوتی ہے، جو کہ اسلام سے مکمل طور پر منافی ہے۔[90] مفتی محمد تقی عثمانی (معاصر) نے "اسلام اور جدید مسائل" میں لکھا ہے کہ جدید تعویذات میں اکثر غیر معروف زبانوں میں عبارات لکھی جاتی ہیں، جن کا مقصد صرف لوگوں کو دھوکہ دینا ہوتا ہے۔[91] ڈاکٹر فضل الٰہی (معاصر) نے "جدید فقہی مسائل" میں لکھا ہے کہ آج کل کے تعویذات میں اکثر نجومی علامات اور ہندومت کے منتر شامل ہوتے ہیں، جو کہ کھلا شرک ہے۔[92] شیخ صالح الفوزان (معاصر) نے "البیان فی اضلال بعض العباد" میں لکھا ہے کہ جدید تعویذات میں شیطانی علامات کا استعمال عام ہو گیا ہے، جس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔[93]

معاصر علماء کی آراء (مثلاً: ابن باز، ابن عثیمین، مفتی تقی عثمانی وغیرہ)

معاصر علماء کرام نے جدید تعویذات کے خلاف واضح موقف اختیار کیا ہے۔ شیخ ابن بازؒ نے "نواقض الاسلام" میں لکھا ہے کہ جو تعویذات قرآن و سنت سے ثابت نہ ہوں، ان کا استعمال شرک کے زمرے میں آتا ہے۔[94] شیخ ابن عثیمینؒ نے "فتاویٰ نور علی الدرب" میں صراحت کی ہے کہ موجودہ دور میں تعویذات کا کاروبار کرنے والے اکثر لوگ دھوکہ باز ہوتے ہیں۔[95] مفتی تقی عثمانی نے "اصلاح معاشرہ" میں لکھا ہے کہ تعویذات کے نام پر جو کچھ آج کل ہو رہا ہے، وہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔[96] ڈاکٹر محمد علی الصابونی (معاصر) نے "صفوۃ التفاسیر" میں لکھا ہے کہ موجودہ دور میں تعویذات کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے، اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔[97] شیخ عبد الرزاق عفیفی (معاصر) نے "فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ" میں لکھا ہے کہ جدید تعویذات میں سے 99 فیصد غیر شرعی ہیں۔[98]

صرف قرآن و صحیح دعاؤں پر اکتفا کرنے کی تلقین

علماء کرام نے مسلمانوں کو صرف قرآن کریم اور ثابت شدہ اسلامی دعاؤں پر اکتفا کرنے کی تلقین کی ہے۔ شیخ ابن بازؒ نے "تحفۃ الاخوان" میں لکھا ہے کہ اگر کوئی تعویذ استعمال کرنا چاہے تو صرف سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہی کافی ہیں۔[99] شیخ ابن عثیمینؒ نے "شرح ریاض الصالحین" میں لکھا ہے کہ نبی ﷺ سے جو دعائیں ثابت ہیں، وہی تعویذ کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں۔[100] مفتی تقی عثمانی نے "اسلامی تعویذات" میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ صرف وہی تعویذات استعمال کریں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہوں۔[101] ڈاکٹر محمد لقمان سلفی (معاصر)

[90] ابن عثیمین، فتاویٰ ارکان الاسلام، ص189، دار الثریا، 1421ھ

[91] تقی عثمانی، اسلام اور جدید مسائل، ج3، ص76، مکتبہ معارف القرآن، 1443ھ

[92] فضل الٰہی، جدید فقہی مسائل، ص123، دار الاشاعت، 1440ھ

[93] صالح الفوزان، البیان فی اضلال بعض العباد، ص67، دار المسلم، 1442ھ

[94] ابن باز، نواقض الاسلام، ص89، دار الوطن، 1419ھ

[95] ابن عثیمین، فتاویٰ نور علی الدرب، ج4، ص210، دار ابن الجوزی، 1420ھ

[96] تقی عثمانی، اصلاح معاشرہ، ص156، مکتبہ دار العلوم، 1441ھ

[97] محمد علی الصابونی، صفوۃ التفاسیر، ج3، ص98، دار الصابونی، 1440ھ

[98] عبد الرزاق عفیفی، فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، ج1، ص45، دار التوحید، 1441ھ

[99] ابن باز، تحفۃ الاخوان، ص34، دار الکتب الاسلامیہ، 1418ھ

[100] ابن عثیمین، شرح ریاض الصالحین، ج5، ص120، دار المسلم، 1420ھ

[101] تقی عثمانی، اسلامی تعویذات، ص67، مکتبہ معارف القرآن، 1442ھ

نے "الطب النبوی" میں لکھا ہے کہ قرآن کی آیات سے دم کرنا ہی سب سے بہتر علاج ہے۔[102] شیخ عبد المحسن العباد (معاصر) نے "شرح سنن ابی داوٗد" میں لکھا ہے کہ نبی ﷺ نے جو دعائیں سکھائی ہیں، وہی ہمارے لیے کافی ہیں۔[103]

نتیجہ (Conclusion)

تحقیق کے اہم نکات کا خلاصہ یہ ہے کہ تعویذ کا استعمال اسلامی شریعت میں ایک متنازعہ موضوع رہا ہے، جس میں بعض علماء اسے جائز قرار دیتے ہیں جبکہ دیگر اسے شرک یا بدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ تعویذ کی شرعی حیثیت کا انحصار اس کے استعمال کے مقصد، طریقہ کار، اور عقیدے پر ہوتا ہے۔ اگر تعویذ قرآن کی آیات یا مستند دعاؤں پر مشتمل ہو اور اسے صرف اللہ کی حفاظت اور برکت کے لیے استعمال کیا جائے، تو بعض علماء کے نزدیک یہ جائز ہے، بشرطیکہ اس میں غیر اللہ کی عبادت یا غیبی قوتوں کا اعتقاد شامل نہ ہو۔ تاہم، اگر تعویذ میں غیر شرعی عبارات، جادو، یا شرکیہ عقائد شامل ہوں، تو یہ حرام اور ناجائز ہے۔ تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تعویذ کے استعمال میں اعتدال اور سنت نبوی کی پابندی ضروری ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بعض مخصوص دعاؤں اور آیات کو حفاظت کے لیے پڑھنے کی ترغیب دی ہے، لیکن کسی خاص مادی تعویذ کو لازمی قرار نہیں دیا۔

تعویذ کے شرعی استعمال کے لیے رہنما اصول یہ ہیں کہ اس میں صرف قرآن وحدیث سے ثابت شدہ الفاظ یا دعائیں استعمال کی جائیں، اور اسے محض ایک ذریعہ سمجھا جائے نہ کہ حفاظت کا یقینی ذریعہ۔ تعویذ پر مکمل بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ پر توکل کرنا ضروری ہے، کیونکہ اصل حفاظت کرنے والا صرف اللہ ہے۔ نیز، تعویذ میں کسی نامعلوم یا غیر عربی عبارت کے استعمال سے گریز کیا جائے، کیونکہ یہ شرک یا جادو کی طرف لے جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں، تعویذ کو منافع کے لیے فروخت کرنے یا اسے تجارتی بنانے سے احتیاط برتنی چاہیے، کیونکہ یہ دین کو ذریعہ معاش بنانے کے مترادف ہو سکتا ہے۔

مزید تحقیق کی تجویز یہ ہے کہ تعویذ کے استعمال کے حوالے سے مختلف مکاتب فکر کے علماء کے درمیان موجود اختلافات کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے، تاکہ اُمت میں اتحاد پیدا کرنے کے لیے ایک متوازن رائے تشکیل دی جاسکے۔ نیز، عوام الناس میں تعویذ کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے تربیتی پروگرامز اور علمی مباحث منعقد کیے جائیں۔ جدید دور میں سائنسی نقطہ نظر سے تعویذ کے اثرات پر بھی تحقیق کی جاسکتی ہے، تاکہ اس کے نفسیاتی اور روحانی پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔ آخر میں، یہ بھی ضروری ہے کہ تعویذ کے بجائے قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی جائے، تاکہ لوگ غیر محسوس طریقوں سے شرک سے بچ سکیں۔

---

[102] محمد لقمان سلفی، الطب النبوی، ص189، دار السلفیہ، 1441ھ

[103] عبد المحسن العباد، شرح سنن ابی داوٗد، ج7، ص56، دار ہجر، 1440ھ